استحکام پاکستان کیلئے حکمران کی اطاعت کی اہمیت سیرت طیبہ کی روشنی میں

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید
گورنمنٹ ڈگری سائنس وکامرس کالج لانڈھی

پاکستان میں آئے دن عوام وحکمران کے درمیان تنازعات پیدا ہوتے ھیں۔ اور کئی مرتبہ جمہوریت کے علاوہ امارت استیلاء قائم ہوئی۔ پاکستان کے تناظر مین مندرجہ ذیل آیت کریمہ سے بات شروع کرتے ھیں۔

> اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول ﷺ کا حکم مانو اور جو تم میں سے حاکم ہوں۔ اگر کسی بات میں تمھارا اختلاف ہو جائے۔تو اللہ اور رسول ﷺ کی طرف رجوع کرو۔ اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہو۔ یہ بہتر ھے اور تاویل کے اعتبار سے اچھا ھے۔(۱)

حکمراں کی اطاعت اس لئے ضروری ھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ھے۔ اور ملک میں ایک نظم ونسق سے عوام وحکمراں کے درمیان حکومتی نظام چلتا رہے۔ اور حکومتی امور میں انصاف واچھے فیصلے ہوتے رہیں۔ دفاع مضبوط ہاتھوں میں ہو۔ امن عامہ اور یکجہتی و بھائی چارہ قائم رہے۔ سیرت طیبہ کے حوالے سے تمام تر نظائر ہمارے سامنے ھیں۔ اس کے مطابق مسلمان عوام وحکمراں اپنی زندگی سنواریں اور دنیا وآخرت میں کامیاب اور سرخرو ہوں۔ رسول ﷺ نے دس سال کے اندر مدینہ منورہ میں مضبوط اور عمدہ ریاست کی بنیاد ڈال دی۔ اس کی حکومت تشکیل دی۔ اور اس کو عملاً چلا کر دکھلایا، اور اس کے لئے ہمہ پہلو واضح ھدایات عطا کیں۔ اور ساتھ ہی اپنے ساتھیوں کی تربیت فرمادی۔

زیر نظر مقالہ انہی مباحث پر مشتمل ھے۔ دور رسالت میں مسلمان آپ کے احکامات پر عامل تھے۔ بعد میں آنے والے مسلمانوں کیلئے سورۃ نساء کی آیت 59 کے مطابق حکم دیا۔

امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے۔ جب تک وہ معصیت کا
حکم نہ دے اگر وہ کسی نافرمانی کا حکم دے تو نہ اس کی بات سنو اور نہ اس حکم
میں کہنا مانو۔ (۲)

صرف نیک باتوں میں حکمراں کے حکم کی تعمیل ہوگی اور بری باتوں کے احکامات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جائے گا۔ اس سے حکمراں اور عوام ملک وقوم کیلئے مفید ثابت ہوں گے۔

آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں خطبہ پڑھا۔ آپ پر ایک چادر تھی۔ اور اس سے لپٹے ہوئے تھے اپنی بغل کے نیچے سے امام حصین نے کہا کہ میں دیکھ رہی تھی آپ کے بازو کی بوٹی کہ وہ پھڑکتی تھی۔ میں نے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے۔

اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اور اگر تمھارے اوپر ایک غلام حبشی چھوٹے کان
والا یا کان کٹا حکمران بنا دیا جائے۔ تو اس کی بات سنو۔ اور اس کا حکم
مانو۔ جب تک تمھارے لئے کتاب اللہ (قرآن) کو قائم کرے" (۳)

بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ بات سننا اور حکم ماننا مسلمان آدمی پر واجب ہے خواہ پسند کرے یا مکروہ جانے۔ اور اس کی اطاعت نہ کی جائے۔ (۴)

حکمراں کے دروازے ہمہ وقت عوام کیلئے کھلے رہنے چاہئے۔ تا کہ ان کی حاجت روائی ہو۔ اس سلسلہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ھیں۔ کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے۔ جو بادشاہ (حکمران) حاجتمندوں، محتاجوں اور مسکینوں پر اپنا دروازہ بند کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت، حاجت اور مسکنت کے دروازے بند کر دے گا۔ یعنی قیامت میں اور دنیا میں۔ حضرت معاویہؓ نے یہ حدیث سن کر ایک آدمی کو اسی وقت مقرر فرمایا۔ تا کہ لوگوں کی حاجات کے متعلق ان کو اطلاع دے۔ (۵) عوام کے ساتھ بہتر روابط کیلئے حکمراں کا دروازہ کھلا رکھنا لازمی ہے۔ اسی طرح عوام حکمراں کے قریب رہے گی۔ اطاعت وفرماں برداری میں کوتاہی نہیں ہوگی۔ دونوں کے درمیان محبت بڑھے گی۔ جو حکومت کرنے کیلئے بنیادی عنصر ہے۔ حکمراں

کے عوام سے تعلقات بہترین ہو جائیں ۔ تو اس کے نتائج ملک وقوم کیلئے مفید اور عوام ہمہ وقت عمل اور احکامات کو تسلیم کرنے کیلئے تیار رہتی ہے ۔ سیرت طیبہ کو غور سے پڑھیں اور سنیئے تو کئی مثالیں آپ کے سامنے آئیں گی ۔ مندرجہ ذیل روایت شراب کے حرام ہونے سے پہلے کی ھے کہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ھے میں اور ابوعبیدہ بن جراح اور ابی بن کعب کو شراب پلایا کرتا تھا ۔ گدر، کھجور اور خشک کھجور کی ، اتنے میں ایک شخص آیا ۔ اور بولا شراب حرام ہوگئی ۔ ابوطلحہ نے کہا انس اٹھو گھڑے پھوڑ دو ۔ میں اٹھا موسل سے مار کر سب گھڑوں کو پھوڑ دیا ۔ "(٦) معلوم ہوا کہ حکمران کہیں بھی ہو روابط اچھے ہوں تو احکامات پر فوراً عمل ہوگا ۔ یہ باتیں بہترین تربیت کا نتیجہ ھیں ۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید کو ایک فوجی دستے کے ساتھ بھیجا اس دستے میں حضرت عمار بن یاسر بھی تھے ۔ صبح کو جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو سارے آدمی بھاگ چکے تھے ۔ صرف ایک شخص باقی تھا ۔ اس نے حضرت عمار کی خدمت میں حاضر ہو کر اظہار اسلام کر دیا ۔ اور کلمہ شہادت پڑھ دیا ۔ حضرت عمار نے فرمایا تم ٹھرو ۔ تم کو مسلمان ہونے کا فائدہ ہوگا ۔ صبح کو جب حضرت خالد نے اس بستی پر حملہ کیا تو حضرت عمار نے فرمایا کہ اس شخص کو رھنے دو یہ مسلمان ہو چکے ہے اور میری پناہ میں ہے جس پر باھم تلخ کلامی ہوئی ، واپسی کے بعد دونوں نے معاملہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا ۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار کی پناہ دہی کو قائم رکھا ۔ مگر آئندہ سردار (حکمراں) کے خلاف ایسا کرنے کی ممانعت کر دی ۔ (٧) بہر صورت جو حکمرں مقرر کر دیا ۔ اس کی حکم عدولی نہیں ہوگی ۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ (حاکم کا حکم) سننا اور ماننا خواہ کسی ایسے (حقیر) حبشی غلام کا حکم ہو ۔ جس کا سر کشمکش کی طرح کا ہو ۔

آپ کے ارشادات سے حکمراں کی اطاعت کا ہمیں واضح سبق ملتا ھے ۔ حکمراں کا اللہ کے حضور حساب بھی سخت ھے ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا ، جو شخص حکمران ہو ۔ اس کو سب سے بھاری حساب دینا ہوگا ، کیونکہ حکام کیلئے سب سے بڑھ کر اس بات کے مواقع ھیں کہ ان کے ہاتھوں مسلمانوں پر ظلم ہو ، اور جو مسلمانوں پر ظلم کرے ، وہ خدا سے غداری کرتا ھے ۔ (٩) قران

میں لفظ اولی الامر عام ھے۔اس میں بادشاہ بھی داخل ھیں۔اور شہروں کے حکام بھی جج اور مجسٹریٹ بھی لشکر کے کمانڈر بھی سب حاکم کے درجے میں ھیں۔(۱۰)اس مناسبت سے ان کی حکمرانی کو تسلیم کیا جائے گا۔اوران کا حکم مانا جائے گا۔لڑائی کی صورت میں صلح کا حکم دیا گیا ھے، حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ھے کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا، میں نے دیکھا کہ اس امت نے اس آیت سے زیادہ کسی حکم سے روگردانی کی ہو۔وان طا ئیفطان من المئومین ..... بینهما با لعدل۔اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں لڑ پڑیں۔توان کے درمیان صلح کرادیں،اگران میں سے ایک دوسرے پر سرکشی کرےتواس سرکشی کرنے سے اس وقت تک لڑایں جب تک حکم الہٰی کی طرف نہ لوٹ آئیں اگر لوٹ آئیں توان کے درمیان انصاف سے صلح کرادو۔(۱۱) پاکستان کے موجودہ حالات اسی صورت حال کے متقاضی ھیں۔اسی موقع کیلئے رسالت مآب ﷺ نے فرمایا۔جو بلاوجہ جنگ کرے یا تعصب کی جانب بلائے یا تعصب کی بناء پر غصہ کرے تو وہ جاھلیت کی موت مرے گا۔(۱۲) حکمراں کی طرف سے صلہ رحمی عوام کیلئے ضروری ھے اور عوام کو بھی بغاوت پر آمادہ نہیں ہونا چاہئے۔تاکہ پاکستان کے حدود اربعہ عوام و حکمران کیلئے مسائل پیدا نہ ہوں،مسلمانوں کو سرکشی و بغاوت سے منع کیا گیا ھے،حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔دنیا میں سب سے زیادہ جلد ثواب نیکی،اور صلہ رحمی کا ملتا ھے۔اور سب سے جلد عذاب قطع رحمی اور بغاوت کا ملتا ھے۔(۱۳) بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی گناہ پر سزا دینے میں جلد نہیں فرماتا،بلکہ اس کو آخرت کیلئے اٹھا رکھتا ھے۔سوائے بغاوت اور قطع رحمی کے۔(۱۴) اور نہ ہی حکمراں کو اور نہ ہی عوام کو زمین پر اپنے ملک میں فساد و پھیلانا چاہیئے۔اس سے مسلمانوں کو منع کیا گیا ھے۔قرآن حکیم نے فرمایا۔اور نہ فساد پھیلاؤ زمین میں اس کی اصلاح کے بعد اور دعا مانگو اس سے ڈرتے ہوئے اور امید کرتے ہوئے بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت قریب ھے نیکوں کاروں سے (۱۵) ہر قسم کی فساد انگیزی سے منع فرمایا جارہا ھے چشموں کو بند کرنا،نہروں کو توڑنا،باغات کو اکھاڑنا،کھیتوں کو اُجاڑنا،کارخانوں کو برباد کرنا،تجارت و

صنعت میں دھوکہ بازی کرنا، حکومت وقت کے خلاف بلاوجہ سازش کرنا، بلکہ ہر قسم کی تخریبی کارروائی جس سے ملک کی معاشی و اقتصادی خوشحالی متاثر ہو یا۔ یا اس کے سیاسی استحکام کو نقصان پہنچے (۱۶) انسان سے کسی وقت کم فہمی یا جذبات میں یا ردعمل کے طور پر غلط قدم اٹھے تو سیرت طیبہ کے حوالے سے دیکھا جائے تو آپ ﷺ گناہ کو ختم کرنے کیلئے توبہ کرنے کی تلقین فرماتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ھے۔ گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔(۱۷) لیکن اگر کوئی شخص پھر بھی غنڈہ گردی میں مشتہر ہو اس کو پکڑ کر قید کردیا جائے گا، اس وقت تک نہیں چھوڑا جائے گا، جب تک کہ وہ توبہ نہ کرلے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو تہمت کی بناء پر قید کردیا تھا(۱۸)۔ اسمبلیوں کے ذریعہ موجودہ دور میں حکمران کا انتخاب وجود میں آتا ھے، یہ بھی ایک طرح کی بیعت ھے جو عوام اور حکمران کے درمیان واقع ہوتی ھے۔ اس موقع کیلئے آپ ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص نے کسی حکمران (امام) سے بیعت کی اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور دل سے اس کے ساتھ ہوا، وہ بقدر استطاعت اس کی اطاعت کرے،(۱۹) دور رسالت میں آپ ﷺ نے قدیم ترین غیر ملکی مقبوضات میں جہاں حقیقی بادشاھتیں ہنوز باقی تھیں۔ وہاں مقامی سرداروں کو ہی باقی رکھا۔ گویا اس طرح مقامی خودمختاری کی حوصلہ افزائی کی جیسے ہم فیڈریشن یا کنفیڈریشن کا نام دیتے ھیں۔(۲۰) آپ ﷺ کی حکمت عملی کے ذریعہ پاکستان بھی اپنی سرحدوں کو محفوظ بنائے، آپ ﷺ نے فرمایا۔ جب قبیلہ کا سردار (حکمران) فاسق ہو قوم کا امیر کنجوس ہو، اور شریف آدمی جو متقی ہو شر پھیلائے تو عذاب کے جلد آنے کے منتظر رہو،(۲۱) آپ ﷺ نے فرمایا۔ چار چیزیں کمر توڑنے والی ہیں۔ ان میں ایک وہ حکمران (امام) جس کی اطاعت کرے وہ تجھے گمراہ کرے(۲۲) آپ ﷺ نے فرمایا۔ بھائی کی مدد کرو۔ وہ ظالم ہو یا مظلوم صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ جب وہ ظالم ہو تو اس کی کس طرح مدد کریں۔ فرمایا اس کو ظلم کرنے سے روکو۔(۲۳) موجودہ دور میں تمام حالات کو درست کرنے کی طرف توجہ کی ضرورت ھے۔ زیاد بن کسیب عدوی کی روایت ھے،

میں ابوبکر کے ساتھ تھا کہ ممبر پر خطبہ ابن عامر نے پڑھا۔اس میں اس کے نیچے تھا،اس کے بدن پر ایک کپڑا تھا۔تو کہا ابو بلال نے کہا کہ چپ رہ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ھے۔آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص اھانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے حکمراں (بادشاہ) کی۔اللہ تعالیٰ زمین میں اس کو ذلیل کرے گا،(۲۴) یعنی کبھی بھی حکمراں کی اہانت نہیں کرنا چاہئے۔ابوالحسن الماوری مشہور دانشوار کہتے ھیں کہ امت پر یہ واجب ھے۔کہ جب تک (خلیفہ) یعنی حکمراں کی حالت میں تغیر نہ ہو اس کی اطاعت ونصرت کرے۔(۲۵) وہ مزید تحریر کرتے ھیں کہ حکمراں (خلیفہ) اگر ممنوعات شرعیہ کا ارتکاب کرے یا جسمانی حالت درست نہ رہے۔وہ حکمرانی سے یعنی امامت سے خارج ہوجائے گا۔اور چاہے کہ وہ پھر اپنے اخلاق درست کرکے عادل بن جائے۔ مگر تا وقتیکہ اس کیلئے تجدید (اسمبلی ووٹ) بعیت نہ کی جائے۔وہ حکمران (امام) نہیں ہو سکتا،(۲۶) موجودہ دور میں ان اسباب کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا۔

بہرصورت انتشار سے بچنے کیلئے اور پرامن معاشرے کیلئے عوام اور حکمران دونوں کو اسلامی اصولوں اور ضوابط کے مطابق اپنے معاملات طے کرنے چاہئے، بری صورت حال سے گریز کیلئے اطاعت حکمران کی جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی۔جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی،اور جس نے میرے حاکم کی فرمانبرداری کی۔اس نے میری فرمانبرداری کی۔اور جس نے میرے مقررہ کردہ حاکم کی نافرمانی کی تو اس نے میری نافرمانی کی،اور آپ ﷺ مزید فرمایا۔ اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اولوالامر (یعنی حاکم) کی (۲۷) کاروبارِ مملکت کو رواں رکھنے کیلئے اور سرحدوں کی حفاظت کیلئے اور امن عامہ وخوشحالی کیلئے سیرت طیبہ کو ہی پیش نظر رکھنا ہوگا۔اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے (آمین)

حواشی وحوالہ جات

۱۔ سورۃ نساء۔آیت 59

۲۔ صحیح بخاری شریف اردو عربی۔امام محمد بن اسماعیل بخاری۔مترجم۔اختر شاھجہاں

پوری، کتاب الجہاد والسیر حامد اینڈ کمپنی۔ مدینہ منزل ۳۸۔ اردو بازار لاہور اشاعت
۱۹۸۲ء، صفحہ ۱۱۱

۳۔ جامع ترمذی جلد اول۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی۔ مترجم مولانا بدیع الزمان، ناشر، اسلامی کتب خانہ، فضل الٰہی چوک اُردو بازار لاہور۔ سن اشاعت ندارد صفحہ 609

۴۔ جامع ترمذی۔ صفحہ 609

۵۔ جامع ترمذی صفحہ 479

۶۔ موطا امام مالک۔ حضرت امام مالک بن انس، مترجم علامہ وحید الزماں، ناشر، عثمان رشید حذیفہ اکیڈمی کمرہ نمبر 7 الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور۔ سن اشاعت ندارد صفحہ 485

۷۔ تفسیر مظہری جلد سوم۔ حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ مجددی پانی پتی۔ مترجم۔ مولانا سید عبد الدائم الجلالی ناشر۔ دار الاشاعت اردو بازار کراچی۔ طبع اول 1411ء، صفحہ 148

۸۔ تفسیر مظہری جلد سوم صفحہ 148

۹۔ سن نسائی جلد اول۔ امام ابوعبدالرحمٰن احمد نسائی۔ مترجم مولانا خورشید حسن قاسمی۔ مکتبہ العلم 28۔ بازار لاہور۔ سن ندارد۔ صفحہ 43

۱۰۔ تفسیر مظہری جلد سوم صفحہ 148

۱۱۔ مئوطا امام محمد۔ امام محمد بن حسن شیبانی۔ مترجم۔ الحاج حافظ نذر احمد۔ ناشر۔ اسلامی اکیڈمی۔ الفضل مارکیٹ 17۔ اردو بازار لاہور۔ اشاعت ثالث ۱۹۹۰ء، صفحہ 535

۱۲۔ سنن ابن ماجہ شریف جلد دوم۔ امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ۔ مترجم۔ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری۔ ناشر۔ فرید بک سٹال 38۔ اُردو بازار لاہور۔ اشاعت اول 1983ء صفحہ 471۔

۱۳۔ سنن ابن ماجہ جلد دوم صفحہ 562

۱۴۔ سنن ابن ماجہ صفحہ 562

۱۵۔ سورۃ الاعراف آیت 56

۱۶۔ تفسیر ضیاء القران ۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری ۔ جلد دوم ناشر ۔ ضیاء القران پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور ۔ طباعت 1398ء صفحہ 39۔

۱۷۔ اشعة اللمعات ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۔ جلد سوم ۔ (باب توبہ واستغفار) مترجم: مولانا محمد سعید احمد نقشبندی ۔ فرید بک سٹال 40 اردو بازار لاہور اشاعت 1986ء، صفحہ 540

۱۸۔ شرح صحیح مسلم ۔ کتاب الحدود جلد چہارم ۔ علامہ غلامہ رسول سعیدی ، ۔ ناشر ۔ فرید بک سٹال 38 ۔ اردو بازار لاہور ۔ طبع دوم 1992ء صفحہ 869۔

۱۹۔ شرح صحیح مسلم ۔ علامہ غلام رسول سعیدی ۔ جلد چہارم ۔ صفحہ 868۔

۲۰۔ پیغمبر اسلام ﷺ، ڈاکٹر محمد حمید اللہ ۔ مترجم پروفیسر خالد پرویز ۔ بیکن بکس قذافی مارکیٹ اردو بازار لاہور ۔ اشاعت 2005ء صفحہ 671۔

۲۱۔ تاریخ یعقوبی ۔ علامہ احمد بن یعقوب ۔ مترجم پروفیسر ڈاکٹر سید ضیاء الدین ۔ ناشر ۔ ہیلتھ وایجوکیشن ٹرسٹ مکان C...251 گلی نمبر 31 ۔ منظور کالونی کراچی ۔ اشاعت، اول 2008ء، صفحہ 183

۲۲۔ تاریخ یعقوبی ۔ صفحہ 203

۲۳۔ تاریخ یعقوبی صفحہ 205

۲۴۔ جامع ترمذی ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی ۔ جلد اول ۔ مترجم مولانا بدیع الزمان ۔ ناشر ۔ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی چوک اردو بازار لاہور سن اشاعت ندارد ۔ صفحہ 805

۲۵۔ احکام سلطانیہ ۔ علامہ ابوالحسن الماوردی ۔ مترجم ۔ مفتی انتظام اللہ شہابی ۔ ناشران محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، سن نہیں، صفحہ 74

۲۶۔ احکام السطانیہ ۔ علامہ ابوالحسن الماوردلی ۔ صفحہ 75

۲۷۔ سنن نسائی شریف جلد سوم ۔ ابوعبدالرحمٰن نسائی ۔ مترجم مولانا خورشید حسن قاسمی مکتبۃ العلم 28 اردو بازار لاہور، سن اشاعت ندارد ۔ صفحہ 199